غـزلیں

کاشفؔ بن قمر مرادآبادی

○

میری آنکھوں میں اَب وہ خواب کہاں
بہتے دریاؤں میں سراب کہاں

تیغ رکھ دی، قلم پہ آب کہاں!
حرف باقی ہے، آب و تاب کہاں

اب خرابوں میں جا بسا ماضی
اب حویلی پہ ماہتاب کہاں

تجھ سے نظریں ملیں تو ہم سمجھے
ان شرابوں میں وہ شراب کہاں

میرے ساغر میں دیکھ لو شب بھر
اَب فلک پر ہے ماہتاب کہاں

اَب ہیں شعلے برنگِ گُل کاشفؔ
دور تک باغ میں گلاب کہاں

'غزل پوائنٹ' C-61، جگر کالونی، مرادآباد یوپی، موبائل: 9412650515

ہارون شامیؔ

○

ہزار بار ملا وہ مجھے خیالوں میں
اُلجھ گئی ہے مری زندگی سوالوں میں

نظر پڑی کبھی خود پہ تو یہ خیال آیا
کہ جیسے دھوپ اُترنے لگی ہو بالوں میں

خموش رہنا بھی مشکل، جواب بھی مشکل
کچھ ایسے مسئلے درپیش ہیں سوالوں میں

چمک اُٹھیں شبِ تیرہ میں برق کی صورت
وہ روشنی ہے کہاں آج خوش جمالوں میں

وہی سوال کہ میں جس کو بھولنا چاہوں
وہی سوال اُبھرتا رہا خیالوں میں

مرا وجود بھی گم ہوگیا ہے تجھ میں کہیں
کہ جیسے سایہ دکھائی نہ دے اُجالوں میں

یہ لوگ بھول بھی جائیں تو کیا ہوا شامیؔ
زمانہ یاد رکھے گا تجھے مثالوں میں

3/137، وویک کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ (یوپی)، موبائل: 9415109335